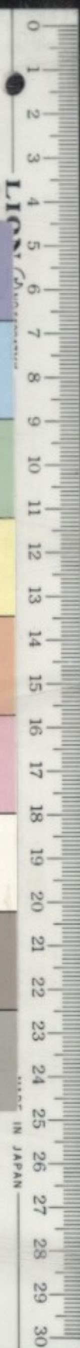
Registered

L. No. 89.



نور افشان

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۲۱) ہر ہفتہ بروز جمعہ شایع ہوتا ہے۔ ۲۵ مئی ۱۹۰۶ء جلد (۳۴)

گلدستۂ اخبار

کپتان بی۔ ڈی ٹشنر پیٹری صاحب قائم مقام ڈسٹرکٹ جج سیالکوٹ کو ۱۰ ماہ ۲۴ یوم کی مجتمع رخصت ۴ مئی ۱۹۰۶ء سے عطا ہوئی۔ سردار بلونت سنگھ صاحب انکو سبکدوش کرینگے اور شیخ علی محمد صاحب سب جج مقرر کئے جائینگے۔ اور منشی محمد سرور خان صاحب سیالکوٹ میں تعینات کئے جائینگے۔ **ای** ہولڈر صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر انبالہ کو ۲ ماہ کی رعایتی رخصت اس تاریخ سے عطا ہوئی جبکہ لالہ سری رام صاحب پوپلے انکو سبکدوش کر سکیں۔ **اے ایم** سٹو صاحب مہتمم بندوبست کرنال کو ۲ ماہ ۲۹ یوم کی رعایتی رخصت ۱۳ جولائی ۱۹۰۶ء سے عطا ہوئی اور ایف ڈبلیو کینٹا وے صاحب انکی جگہ کام کرینگے۔ **امیر صاحب** کابل کو کوہستانی علاقہ میں شریک ہوتے ہوئے مقام زامہ پر طلائی اور نقرئی قدیم سکوں کا ایک دفینہ ملا ہے۔ **کابل** میں ایک مقام پر قدیم شہر کے کھنڈر زمین کے نیچے سے نکلے ہیں اور اس کھنڈر میں سے کچھ اشرفیاں بھی دستیاب ہوئی ہیں۔ بڑے بڑے بوڑھے افغانوں کا بیان ہے کہ ان کے بزرگ کہا کرتے تھے کہ اس نواح میں کافروں کا ایک بڑا شہر مدفون ہے اور اس کے اندر کافر بادشاہوں کا بے شمار خزانہ بھی ہے۔ **لنڈن** میں خوبصورتی اور تندرستی کی نمائش ہوئی ہے اور خوبصورت اور تندرست مرد اور عورتوں کو انعامات اور تمغے ملے۔ **امریکہ** کے ایک شریر اور بداخلاق لڑکے کی اصلاح ڈاکٹروں نے بذریعہ عمل جراحی کر دی۔ **امریکہ** کے ایک ڈاکٹر نے ایک شخص کی آنکھ پر خرگوش کی جھلی چڑھا دی جس سے وہ کچھ کچھ دیکھنے لگ پڑا ہے۔ **علمی** تحقیقات کی بورڈ کے ممبران اب شملہ میں فراہم ہیں اور جلسے ہو رہے ہیں۔ **ایک** آنہ اور آدھ آنے والے نئے ٹکٹ جو ڈاکخانوں اور صیغۂ مال میں مستعمل ہونگے آیندہ موسم سرما کے شروع ہی میں جاری ہو جائینگے۔ **محمدیان** کی کل تعداد ۲۰ کروڑ کی ہے اور اس تعداد میں سے ۱۲ کروڑ ۴۰ لاکھ مسیحی حکومت یا مسیحی حفاظت میں ہیں۔ **مظفر پور** میں بابو بانکی بہاری لال نے باشندگی کی دستی کلوں کا مدرسہ قائم کیا ہے۔ ان کا منشا ہے کہ نوجوانوں کو یہاں پر ان کلوں کے بنانے یا ان کے ذریعہ سے کپڑا بننا سکھا دیں۔ **۲۰** تاریخ کو شام کے چار بجے کے قریب لودیانہ میں خفیف سا بھونچال آیا ہے۔ **یوکلپٹک** درختوں کی کاشت سے مچھر کم ہو جاتے ہیں۔ **ڈیئر ایبل** ہائینس دی پرنس اینڈ پرنسس آف ویلز ہندی سیاحت کے بعد اب لنڈن میں پہنچ گئے ہیں۔ **گورنمنٹ** ہند نے مجرموں کو کالے پانی بھیجنا بند کر دیا ہے کیونکہ مقررہ تعداد مجرموں کی جس کا تقرر ۱۲ جون ۱۸۹۹ء کو ہوم ڈیپارٹمنٹ میں ہوا تھا اب مکمل ہو گئی ہے۔ نئے حکم کی انتظاری ہے۔ **فرانس** اس بات پر غور کر رہا ہے کہ اٹلانٹک اور میڈیٹرینین کے درمیان جہازوں کے لئے ایک کھاڑی تیار کیجاوے غالباً اس پر ۱۶ کروڑ پونڈ خرچ آئیگا۔ **آیندہ** نومبر کے آخری ہفتہ میں ایڈنبرگ میں ایک ہندوستانی میلہ ہونے والا ہے۔ اس کا منشا یہ ہے کہ ان ہندوستانی طلبا کے لئے مکان رہایش تیار کرنے کے واسطے ۵ ہزار پونڈ کی رقم فراہم کرے جو ایڈنبرگ یونیورسٹی کالج میں تعلیم پانے کے لئے وہاں جاتے ہیں۔ **پنجاب** سررشتہ تعلیم کے ڈائرکٹر صاحب لاہور میں نابینا لوگوں کے لئے ایک مدرسہ کی افتتاح کی تجویز کر رہے ہیں۔ صرف استادوں اور درسی کتابوں کی قلت اور ضرورت ہے۔ **سیرالیون** میں چرچ مشنری سوسائیٹی مدت سے کام کر رہی ہے ۱۸۴۱ء سے انہوں نے اس جگہ کا کام دیسی کلیسیا اور پاسٹروں کے حوالہ کر دیا ہے اب ساٹھ ستر دیسی کلیسیائیں ایسی موجود ہیں جنمیں دیسی پاسٹر اور کارندے کام کر رہے ہیں۔ **گورنمنٹ** برطانیہ نے ٹرکی کو دس روز کا نوٹس دیدیا ہے کہ جزیرہ نماے سینا کے مقام متنازعہ سے فوج ہٹالے۔ اور جنگی تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ **مراد** آباد میں لالہ للتا پرشاد گنوتے اور بلغ کا بیاہ بڑی دھوم دھام سے کرنے والے ہیں اس سے پہلے لالہ جواہر لال رئیس مراد آباد بھی اسی قسم کا ایک بیاہ رچا چکے ہیں۔ صوبجات کے لوگ کیسے جاہل اور محض لکیر کے فقیر ہیں **بابو** سریندر ناتھ صاحب نے جو ہائی کورٹ میں اپیل کی تھی فیصلہ قانونی طور پر یہ دیا گیا ہے کہ پہلے وہ سیشن جج کے اپیل کریں اگر وہاں فیصلہ حسب منشا ہو گیا تو خیر ورنہ ہائیکورٹ کا دروازہ ان کے لئے کھلا ہے۔ **نہایت** افسوس ہے کہ بابو سریندر ناتھ صاحب چند روز سے بیمار ہیں حتیٰ کہ تبدیلی آب و ہوا کے لئے انہیں پہاڑ تشریف لیجانیکی صلاح دیگئی ہے کہ ان کا ہستہ اس درجہ کی ہے کہ ڈاکٹروں نے مشورہ دیا ہے کہ کم از کم تین ماہ تک

ایڈیٹوریل نوٹس

روح کے پھل پولس رسول نے گلتیوں ۵: ۹ سے ۲۳ تک میں جو روح کے پھل اور جسم کے کاموں کے درمیان مقابلہ کیا ہے وہ بڑا عجیب و دلکش ہے اور انسان کو نروجیں ڈال دینے والا ہے۔ ایک طرف تو یہ سپہر مذہب مسیح میں یکی خوبیوں کی خوشنما کہکشان اور چال چلن کی مختلف صورتوں کے خوش منظر نقوش ہیں جو انسان کو اعلیٰ درجہ میں لانے اور اس و آئندہ جہان کی خوشی اور آرام بخشنے میں حد درجہ کی ممد ہیں۔ دوسری طرف تریہی شہوتوں کی ایک لمبی فہرست اور سلسلہ ہے جو انسان کو حیوانات کے درجہ سے بھی اونیٰ اور ذلیل بنا دیتی ہیں اور اس معصیت زور اور بے آرامی اور مایوسی کی حالت میں پہنچا دیتی ہیں جس کا آغاز انسان کی برگشتگی کے وقت ہوا۔ یہہ خوبیاں اُن خوبیوں سے کہیں بڑھکر اور افضل ہیں جنکا ہمیں انسانیت کے حیطہ کے اندر تصور آسکتا ہے۔ ہم انکی پوری پوری حقیقت اور خوبصورتی کو اپنی اس نامکمل حالت میں ہرگز دریافت نہیں کر سکتے اور نہ ہی اُن کے پورے جلال اور کمالیت کو دیکھ سکتے ہیں تاوقتیکہ آسمان میں نہ پہنچ جائیں اس عالم میں انکی ممکن عظمت اور جلال خود خدا کی ان صفات کے اندر نظر آتے ہیں جو صحیفۂ فطرت اور صحیفۂ الہامی کے مطالعہ سے انسان پر کھلتی ہیں اور سب سے بڑھکر خدا کی اُس محبت میں ظاہر ہیں جو اُس نے اپنے بیٹے یسوع مسیح کی رسالت اور کام میں انسان پر ظاہر کی ہے۔

روح کے پھلوں کی خوبصورتیاں اور فوائد جسقدر عظیم الشان اور تعجب خیز ہیں کہ ہماری عقلی آنکھیں اُن کے جلال سے چندھیا جاتی ہیں۔ ممکن ہے کہ ہم انپر غور کرتے کرتے کہدیں کہ ایسا تو انہی کمالیت میں اس زندگی کے اندر ہو ہی نہیں سکتا لہٰذا یہہ مبالغہ ہے۔ مگر یاد رکھنا چاہئے کہ خدا کے کلام میں مبالغہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ اس کا کلام حق ہے اور ماننے کے لائق اُس کے کلام میں کمی بیشی کی گنجایش نہیں ہے۔ روح کے پھل دراصل سچائی۔ خوشی۔ اور آرام سے معمور ہیں۔ اُس کی خوبیاں لابیان۔ بےمثل اور پرفضل ہیں۔

چین میں افیون کی کثرت۔ چین کے آٹھ صوبوں کے چار وایسرائے فراہم ہوئے۔ انہوں نے ملک کی بُری حالت اور اس کے بواعث پر غور و فکر کیا۔ نتیجہ یہہ نکالا کہ افیون کے کثرت استعمال سے ملک برباد ہو رہا ہے۔ انکا بیان ہے کہ چین دنیا کی دیگر طاقتوں کے برابر مضبوط اور ہمپلہ ہرگز نہیں ہو سکتا تاوقتیکہ وہ اپنی رعایا سے افیون نوشی کی عادت کو دور نہ کریں۔ رعایا کا ½ سوکھ کر کانٹا ہو گیا ہے اور نیم مردہ سے نظر آتے ہیں"۔ انہوں نے اپنی سرکار سے اس امر کی اپیل کی ہے کہ وہ برطانیہ عظمیٰ سے مدد طلب کرے تاکہ اپنے ملک کو افیون نوشی سے محفوظ کریں۔ چین میں افیون تمباکو کی طرح پی جاتی ہے۔ اور برطانیہ عظمیٰ صرف اس طرح انکی مدد کر سکتی ہے کہ ہندوستان سے جسقدر تجارت افیون کی چین کے ساتھ ہوتی ہے اسکو فوراً مسدود کر دے۔ بورڈ نے جواب دیا ہے کہ اس تجویز پر حتی الوسع ضرور عمل کیا جائیگا۔ چینی وایسرایوں کا خیال ہے کہ اگر یہہ تجویز عمل میں آئے تو ۳ سالوں کے اندر اندر چین اس لعنت سے بری ہو جائیگا۔

سنہ ۱۹۰۳ء میں ۹۳ ½ ٹن فی ہفتہ ہند سے چین میں جاتی ہے۔ سنہ ۱۹۰۵ء میں ۵۵ ½ ٹن فی ہفتہ چین میں پہنچی اور جب ہم چین میں افیوں کے خرچ کا مقابلہ جاپان کے خرچ افیوں کے ساتھ مقابلہ کرتے ہیں تو اس سے بڑا نتیجہ خیز اور حیرت افزا اثر پیدا ہوتا ہے۔ جاپان میں ۴ کروڑ ۴ لاکھ باشندوں میں صرف ۹ ½ صندوقچے فی سال خرچ ہوتے ہیں۔ جاپان میں افیون کا خرچ اسی لئے کم ہے کہ اُسکی تجارت پر وہاں کی سرکار کا پورا اختیار ہے جو صرف دواسازوں ہی کے ہاتھ افیون فروخت کرتی ہے۔ یہہ وایسرائے اپنی سرکار سے دریافت کرتے ہیں کہ کیا آپ بھی اُس پر ایسا ہی اپنا پورا اختیار رکھ سکتے اور ویسا ہی عمل کر سکتے ہو۔

پیکن واقعہ چین میں افیوں کی ممانعت پیکن کی محکمہ حفظان صحت نے بڑا تاکیدی حکم نافذ کر دیا ہے اور اس کے ساتھ نئے اور لازمی قواعد بھی ملحق کئے ہیں کہ افیون نوشی نہایت ہی نقصان دہ عادت ہے۔ وہ دوکانیں جہاں پر افیوں نوشی ہوتی ہے فوراً بند کر دیجائیں۔ اس محکمہ کی طرف سے تمام دوکانوں پر ٹکس لگایا گیا ہے اور وہ رجسٹرڈ کیگئی ہیں۔ اس حکم کی تعمیل میں اگر کسی قسم کی تاخیر ورزی عمل میں آئیگی تو اُسکی پاداش میں سخت سزائیں دیجائینگی۔ یہہ حکم اور تجویز چین کی ترقی میں بڑی بھاری مدد اور ذریعہ ثابت ہونگی اور امید ہے کہ کسی وقت چین صحت اور دولت کے لحاظ سے زیادہ سرسبز اور بہرہ مند ہو جائے گا۔ تہذیب اور علم اور علم میں دوسری قوموں کے ہمپلہ ہو جائیگا۔

بعد کی خبر ہے کہ ٹرکی اور برطانیہ کا معاملہ بخیریت طے ہو گیا ہے شکر ہے کہ جنگ بند ہو جائیگی ؛

"ریوایول" مصنفہ مسٹر جی ایس آیڈی۔ یہہ ایک چھوٹی سی انگریزی کتاب ہے جسمیں ہندوستان اور دیگر ممالک کے ریوایولوں کی ایک مختصر تاریخ۔ ریوایول کی تعریف۔ موجودہ ریوایولوں کی ماہیت اور آخر میں کل کا نتیجہ درج ہے۔ صاحب موصوف ریوایول کے کام میں خدا کے بڑے بھاری اوزار ہیں آپنے ریوایول کے متعلق ہر ایک افراط تفریط کے بیان کے وسط میں رہنے کی کوشش کی ہے اور اس ایک اصولی بات کو ظاہر کیا ہے کہ کوئی ایسا مقام یا وقت نہ تھا جہاں اور جب دعا اور ریوایول میں ذاتی اور غیر منفک تعلق نہ تھا۔ ویلز کا ذکر کرتے ہوتے آپ فرماتے ہیں "قریباً کوئی ایسا مقام نہیں ہے جہاں ریوایول پھوٹ پڑا ہو اور یا اس سے پہلے دعا اور تیاری نہ ہوئی ہو۔ کسی جگہ ریوایول نے آغاز اور تواتر نہیں پکڑا جہاں اس کی ضرورت محسوس نہ ہوئی یا خدا کی روح بے ریائی دعا کی کمی یا تعصب سے رنجیدہ نہ ہوئی ہو"۔ الغرض یہہ کتاب جسقدر چھوٹی ہے اسی قدر حقایق سے پر ریوایول کی بابت درست خیال پیدا کرنے والی اور افراد کے لئے مفید ہے۔ اگر اس کا ترجمہ اردو زبان میں کیا جاوے توقع ہے کہ کلیسیا کے ممبران کے لئے فایدہ سے خالی نہ ہوگی ۔

سگھڑ بیٹی یعنی کنواری بچیوں کی سہیلی۔ تہذیبی سلسلہ کے ایک لایق مسلمان شریف بی بی کی تصنیف ہے۔ مصنفہ علاوہ اس کتاب کے رفیق عروس و آداب ملاقات وغیرہ وغیرہ کتابوں کی بھی مصنفہ ہے۔ یہہ کتاب کنواری بچیوں کو آداب اخلاق۔ خدا پرستی میں تعلیم و تربیت دینے کے لئے از حد مفید ہے۔ مذہبی تعصب اور طرفداری سے پاک ہے۔ ہر مذہب اور ملت کی لڑکی اس کتاب سے فایدہ اٹھا سکتی ہے اور اس کتاب کی ہدایات و نصائح پر کاربند ہوکر اپنے میکے اور سسرال ہر دو میں ہر دلعزیز اور پیاری اور خوش بن سکتی ہے اور اپنی زندگی اس دنیا میں مزے سے گذران سکتی ہے۔ ہم سفارش کرتے ہیں کہ ہندو مسلمان اور عیسائی لڑکیاں اس کو لیکر ضرور پڑہیں اگر زنانہ مدارس میں بھی یہہ کتاب داخل سلسلہ تعلیم کر دیجائے تو بہت فایدہ ہوگا۔ دار الاشاعت پنجاب لاہور سے بقیمت عمر ملسکتی ہے۔ چھپائی لکھائی کاغذ مضامین سب عمدہ ہیں۔ مگر ہمارے خیال میں عام فایدہ رسانی کی لحاظ سے اور ملک کی حالت اور شوق کے لحاظ سے قیمت زیادہ ہے۔ اگر مصنفہ صاحبہ قیمت کم کر دین تو عالم نسوان پر بڑا احسان ہوگا

جاپانی کلیسیاؤن کی حالت اور مشنری صاحبان کی پوزیشن۔ مدراس کے انگریزی اخبار کرسچن پیٹریٹ نے کوبے (واقعہ جاپان) کی کانگریگیشنل کلیسیا کے پاسٹر پادری ٹی ہراڈا صاحب ایم اے بی ڈی سے جاپان میں مسیحی کلیسیا کی حالت اور غیر ممالک کے مشنری صاحبان کی پوزیشن کے بارے میں بڑے دلچسپ حقایق سوال و جواب کی صورت میں دریافت کئے ہیں جو ہند میں مسیحی مذہب کے پیروان کے لئے فایدہ سے خالی نہوں گے ہم ان میں سے چند ایک کا ذکر ذیل میں کرتے ہیں۔

مسٹر ہرادا کا خیال ہے کہ جاپان یا تو ایک مسیحی قوم ہو جاویگا یا بالکل لامذہب یعنی یا تو وہ مسیحی مذہب کو قبول کرے گا یا کسی مذہب سے بالکل کسی قسم کا تعلق نہ رکھیگا۔ انہوں نے بیان کیا کہ ۴۰ سال کے کام کا نتیجہ یہہ ہے کہ کم از کم ایک لاکھ تیس ہزار سے ایک لاکھ چالیس ہزار کی تعداد میں وہاں پر مسیحی شرکار عشاء ربانی موجود ہیں۔ کل مسیحی آبادی ۴ سے ۸ لاکھ تک ہوگی۔ جاپان کی کل آبادی ۴ کروڑ ۸۰ لاکھ ہے لیکن چونکہ جاپانی مردم شماری میں کوئی مذہبی تقسیم نہیں ہے اس لئے مسیحیوں کا پورا شمار معین کرنا ناممکن ہے۔ اس سوال کے جواب میں کہ کیا جسطرح مغرب میں کلیسیائیں متفرق ناموں سے موسوم ہیں اسی طرح آپکی کلیسیائیں بھی ہیں" مسٹر ہرادا نے فرمایا۔ "ہاں مگر جاپان میں انکے اپنے نام ہیں مثلاً کانگریگیشنل کلیسیا کومیائی کلیسیا کہلاتی ہے جسکے معنے ہیں کلیسیائے متعاون۔ یہہ لفظ کانگریگیشنل کا ترجمہ نہیں ہے۔ یہہ ضروری امر تھا کہ دوسری کلیسیاؤں سے امتیاز کی خاطر کوئی نہ کوئی نام رکھا جاوے۔ اس لئے اس کا یہہ نام طبعاً پڑ گیا۔ مثلاً کوبے میں ایک کلیسیا ہے جو کرائسٹ چرچ کہلاتی ہے۔ ہمارے ہاں علیحدہ علیحدہ کلیسیاؤں کے خاص خاص نام ایسے نہیں ہیں جیسے کہ مغرب میں مروج ہیں مگر ہم تمام کلیسیاؤں کو بحیثیت مجموعی متعاون کلیسیائیں کہتے ہیں۔ پریسبیٹیرین کلیسیاؤں میں سے تو تین چار کلیسیائیں آپسمیں متحد ہوگئی ہیں اور وہ جاپان کی چرچ آف کرائسٹ کہلاتی ہیں۔ اسقفی حکومت کی تمام کلیسیائیں آپسمیں متحد ہوگئی ہیں اور نیپون سیکوکائی کہلاتی ہیں"۔ ایک اور سوال کے جواب میں آپنے فرمایا:

"جاپانی مسیحی خصوصاً متفرق کلیسیاؤں کے سر آوردہ لوگ اس طریقہ کو پسند نہیں کرتے جس سے مشنری لوگ اپنا کام کر رہے ہیں۔ یعنی کہ وہ تو مالک یا آقا ہیں اور ہم جاپانی کارندے ان کے نوکر۔ اس لئے کہ ہم ان سے تنخواہ پاتے ہیں۔ یہہ ایک بات ہے جس کو جاپانی مسیحی بالکل درست نہیں سمجھتا۔ پھر یہہ بھی ایک حقیقت

ہے کہ جاپانی مسیحی ایک حد تک لوگوں کے ساتھ قومی فیلنگ میں بہت ہی حصہ رکھتے ہیں۔ نیز جیسا کہ قاعدہ ہے مشنری لوگ بھی بڑے محتاط ہیں۔ میری دانست میں جاپانی لوگ آزاد خیالی کیطرف بہت ہی مائل ہیں یہہ مختلف وجوہات اس فیلنگ کے اسباب ہیں۔ مگر میں خیال کرتا ہوں کہ مشنری لوگ آجکل جاپانیوں کو ترقی کے زینہ پر چڑھا رہے ہیں وہ اس بات کو نہایت ہی قرین مصلحت سمجھتے ہیں کہ ہم اپنے تئیں کچھ مشہور نہ کرتے رہیں۔ اور انہوں نے معلوم کرلیا ہے کہ جاپانی مسیحیوں کی آزاد خیالی میں کسی قسم کا خطرہ نہیں ہے جیسا کہ انہوں نے پہلے سمجھ رکھا تھا۔ اور تب جاپانی مسیحیوں کے ایک حصہ نے معلوم کرلیا ہے کہ ہم اپنے خیالوں میں جو مشنریوں کے بارے میں رکھتے ہیں بعض باتوں کے لحاظ سے وہ بہت دور نکل گئے ہیں۔ اس لئے کہ ہم انہیں تنگ قومی نظر سے دیکھتے تھے جاپانیوں اور مشنریوں کے درمیان جو فیلنگ ہے اسکو آپس میں متحد کر اور معتدل بنا دینے کیلئے بہت سے سامان پیدا ہوگئے ہیں اور میں خیال کرتا ہوں کہ کسی ماقبل زمانہ کی بہ نسبت اب وہاں دیسی اور بدیسی کارندے زیادہ اعتدال میں ہیں"۔

اخبار اوم اپکاری لاہور

یہہ اخبار لالہ گوکل چند چوہڑہ جنرل ٹھیکدار صاحب کی زیرایڈیٹری ہر ہندی مہینے کی ۱۵ و ۳۰ اور ۷ و ۲۲ تاریخات کو لاہور سے نکلتا ہے۔ فی الحال اس کے پانچ نمبر نکل چکے ہیں۔ اخبار پر ایڈیٹر صاحب کا نام الف۔ و۔ اوم آپا سکا نند درج ہے۔ بقول ایڈیٹر صاحب وہ اس نئی روشنی کے تحت میں ہوکر اس کام کو کرنے لگے ہیں جو ایشور کی طرف سے انکو حال ہی میں وصول ہوئی ہے۔ آپکا اخبار زیادہ تر ہندومت کے اصولوں کی تشریحات اور پرچار پر مبنی ہے۔ کھتری قوم کے زیادہ بلکہ بالخصوص حامی ہیں۔ پولیٹکل معاملات سے فی الحال کنارہ کش ہیں۔ مضامین بالعموم صوفیانہ رنگ سے رنگین ہوتے ہیں۔ مباحثہ اور مناظرہ کی طرز سے تاحال خالی ہے۔ عبارت۔ کاغذ لکھائی چھپائی اچھی ہے۔ قیمت تین روپیہ سالانہ۔ منیجر اوم اپکاری لاہور سے درخواست کرنے پر جاری ہو سکتا ہے۔

انگلستان اور ٹرکی

ممکن ہے کہ برطانیہ کلاں اور ٹرکی میں جنگ چھڑ جائے۔ معاملات بڑے نازک نظر آتے ہیں۔ اس خبر کو سنکر مسلمانان علیگڈھ نے ویسرائے کی خدمت میں ذیل کا تار بھیجا ہے کہ "مسلمانان علیگڈھ نے انگلستان کی طرف سے ٹرکی کو الٹی میٹم دیئے جانے کی خبر کو کمال دلی رنج اور اندوہ کے ساتھ سنا ہے۔ اور انہیں سخت تردد لاحق ہو رہا ہے۔ وہ حضور ممدوح سے باادب درخواست کرتے ہیں کہ گورنمنٹ ہند گورنمنٹ برطانیہ پر اپنا اثر ڈالکر اسے ٹرکی کے ساتھ جنگ کرنے سے محترز رہنے پر راغب کرے وہ ایسا کرنے سے برٹش انڈیا کی تمام اسلامی آبادی کے دلی شکریہ اور امتنان کی مستحق بنے گی"۔ الفاظ تحت الخط کا مطلب بھلا کیسے بر آ سکتا ہے؟ کیا ماتحت گورنمنٹ اپنی اعلیٰ گورنمنٹ پر اثر ڈال سکتی ہے؟ شاید جس طرح مسلمانان ہند گورنمنٹ پر اپنا اثر اور دباؤ ڈالنا چاہتے ہیں اور توقع کرتے ہیں کہ گورنمنٹ ضرور اُن کے دباؤ میں آجائے ایسی حالت میں خطرہ ہے کہ کہیں یہہ جوش بے طرح نہ پھوٹ جائے۔ گورنمنٹ کو اس بارہ میں ضرور خیال رکھنا چاہیے؛

مراسلات

ناجائز بیویاں اور ناجائز بپتسمہ

مضمون بحث

(سلسلہ کیلئے دیکھو ۱۰ مئی کا پرچہ صفحہ ۱۰ کالم ۲)

علاوہ اس کے یہہ سخت ظلم ہوگا کہ بیویاں اور بچے ہوں تو وہ بے سروسامان چھوڑ دیئے جاویں اس لئے ایسے آدمی اور اُسکی بیویوں کو بپتسما دے کر محفوظ حالت میں لانا چاہئے۔

ان دلیلوں کی تردید میں ہمارے جوابات حسب ذیل ہیں۔

اول اُنکی پہلی دلیل کے رد میں ہمارا یہہ جواب ہے کہ آیت پیش کردہ میں ایک سے زیادہ بیویاں رکھنے والے متلاشی کو بپتسمہ دینے کے جواز کی طرف کوئی اشارہ نہیں ہے۔ اور اگر اس آیت میں کثرت ازدواجی والا خیال موضوع ہے تو یہہ ہو سکتا ہے کہ وہ جو عیسائی ہو چکے تھے وے لوگ ایک سے زیادہ بیویاں کر سکتے تھے سوائے اس کے جو بشپ ہونا چاہئے۔ اور اس خیال سے تب اور اب بھی عیسائیو کے لئے کثرت ازدواجی جائز ہو سکتی ہے۔ یعنے صرف نگہبان ایک بیوی والا ہو مگر اور لوگ زیادہ بیویاں رکھ سکتے ہیں۔

مزید براں کثرت ازدواجی کے حامیوں کی دوسری دلیل بھی اس تعبیر کی معاون ہے۔ کیونکہ ابراہام اور داؤد وغیرہ متلاشی دین ہونے سے پہلے کثرت ازدواجی کے زیر بار نہ تھے۔ لیکن



ابراہام بلاہٹ کے بعد اور یعقوب اور داؤد اور سلیمان تو پرانے اسرائیلی ہو چکے تھے پیشتر اس سے کہ انہوں نے جوروان کی تھیں اور ان دونوں دلیلوں سے نتیجہ یہہ ہوا کہ قدیم نمونہ کے مطابق عیسائی بھی ایک سے زیادہ بیویاں کر سکتے ہیں اور خصوصاً وہ جو دین کے پیشوا ہیں کیونکہ اُن نمونوں کی رو سے کثرت ازدواجی نہ کوئی اخلاقی گناہ اور نہ معیوب سمجھا جاتا ہے اور پولوس نے ٹھیک نہیں کیا جو بیچارے نگہبانوں کو ان قدیم بزرگوں کے نمونہ پر عمل کرنے سے روک دیا!!!

لیکن اگر ایک سے زیادہ عورتوں والے مثلاً شیوں کو انمطہ ۳: ۲ والے حکم سے پہلے اور بعد میں بھی بپتسمہ دیا جاتا اور یا اگر کوئی عیسائی بھی ایک سے زیادہ بیویاں کر لیا کرتا تھا تو ازحد ضروری تھا کہ ایسے شوہروں اور بیویوں کو ان کے فرائض کی بابت خاص ہدایتیں کی جاتی جیسے کہ فقط ایک بیوی والے کو کی گئی ہیں دیکھو افسیوں ۵: ۲۸ و ۳۳ و ۳۲۔ اقرنتیوں ۷: ۲ و ۳۔ ا پطرس ۳: ا و ۷) مقدم مقام میں پولوس رسول اُس قدرتی قانون کو پیش کرتا ہے کہ" وہ دونوں ایک تن ہونگے" تو کہیں نہ کہیں یہہ بھی کہنا چاہئے تھا کہ "وہ تینوں یا چاروں یا سینکڑوں ایک تن ہونگے"۔ اس سے معاملہ صاف ہے کہ رسولوں نے کثرت ازدواجی کو کسی صورت میں جائز نہیں کیا تھا۔ اور نہ رواج دیا تھا۔ اور نہ اس سے چشم پوشی کی تھی۔ لیکن جس طرح عام عیسائیوں کے لئے یہہ حکم دیا تھا کہ "ہر مرد اپنی بیوی اور ہر عورت اپنا شوہر رکھے" (ا قرن ۷: ۲) اسیطرح جب پاسبانوں کی بابت شرح دینے کی نوبت آئی تو انکی بابت بھی یہی فرمایا کہ "نگہبان ایک جورو کا شوہر ہونا چاہئے"۔ لہذا اس آیت سے اوروں کے لئے کثرت ازدواجی والا خیال ہرگز پیدا نہیں ہوتا ورنہ اوروں کے لئے یہہ پیدائگی بھی باقی رہیگی کہ وہ بدپرہیز، نشئے باز، زردوست وغیرہ ہو سکتے ہیں باقی قدیم بزرگوں کے نمونہ کی بابت معلوم ہوا کہ وہ نمونے کثرت ازدواجی کے لئے کوئی قانونی نظیر نہیں ٹھہرتے کیونکہ وہ خود اصلی قانون کا تجاوز تھے۔

مثلاً حاجرہ جسکو ابراہام نے سارہ کی درخواست پر لیا تھا وہ لونڈی تھی نہ کہ جورو اور خدا کے حکم سے وہ ابراہام کے گھر سے نکلوائی گئی تھی۔ پیدایش ۲۱: ۹- ۱۴)۔

یعقوب اپنے سسر کے فریب سے کثرت ازدواجی میں پھنس گیا تھا۔ اور توریت میں ایسی کثرت ازدواجی کی صریح ممانعت کی گئی ہے (احبار ۱۸: ۱۸)۔

پھر موسیٰ نے اسرائیل کے بادشاہوں کی بابت پہلے ہی سے ممانعت کی تھی کہ "نہ وہ اپنے لئے بہت سے جوروان کرے تا نہ ہو کہ اس کا دل پھر جائے" (استثنا ۱۷: ۱۷)۔ داؤد نے اس حکم سے تجاوز کیا اور نتیجہ یہہ ہوا کہ اُس کے گھرانے میں باہم حرامکاری اور خون اور بغاوت کے دور چلے اور اُس کے بیٹے سلیمان نے بھی "سات سو جوروان بیگمات اور تین سو حرمین" کی تھیں۔ (ا سلاطین ۱۱: ۳)۔ البتہ یہہ سلیمان اپنی چلن سے پچھتایا تھا اور ایک جورو اور ایک مرد والے ابتدائی "قانون کی لوگوں کو ہدایت کی (امثال ۵: ۱۵- ۲۰- واعظ ۹: ۹)۔ پس

قدیم بزرگوں کی چال کوئی نمونہ نہیں تھا بلکہ قانون الہٰی سے تجاوز تھا اور اُس تجاوز کے برے نتیجے ان بزرگوں نے اپنی اپنی حین حیات میں دیکھ لئے تھے۔ خداوند تعالیٰ نے عملی ذریعہ کثرت ازدواجی کے برے نتیجوں سے انکو سبق سکھائے تھے۔ لہذا مناسب نہیں کہ مسیحی کلیسیا کسی صورت سے اُس پرانے تجاوز کے کیچڑ میں پڑے۔ اور یہی یاد ہے کہ کثرت ازدواجی کا رواج طوفان سے پہلے قائن کی نسل میں پڑا تھا (پیدایش ۴: ۱۹) اور خداوند مسیح اور اس کے رسولوں نے ایسے نالائق تجاوزوں کو مسیحی کلیسیا کے لئے نیک اور خیر اندیشی کا نمونہ کر کے کثرت ازدواجی کو کسی صورت میں جائز نہیں کیا ہے۔ ہم ابھی دکھلائینگے کہ خداوند اور اس کے رسولوں نے ان نمونوں کی پروا نہیں کی لیکن آدم کے وقت کے قانون کو پیش کیا جو بنی آدم کے لئے قدرتی قانون بنایا گیا تھا اور یوں اُن بزرگوں کی چال کو ردی ٹھہرایا یہہ کہکر کہ "وہ دونوں ایک تن ہونگے" اس صورت میں تین یا چار کا ایک تن ہونا اس قانون سے اخلاقی تجاوز تھا۔

اور بھی معلوم ہووے کہ اُن قدیم بزرگوں نے کثرت ازدواجی کے علاوہ اور گناہ بھی کئے تھے تسپر بھی خدا نے اُن کو برکت دی اور الہام* بھی بخشا تھا۔ تو کیا اُن کے وہ گناہ بھی جائز تھے۔ اور ہمارے تقلید کے لائق ہیں؟ - اور کیا وہ اخلاقی گناہ نہ تھے اسلئے کہ بڑے بڑے بزرگوں سے سرزد ہوئے تھے؟ قابل

دوم۔ حامیان کثرت ازدواجی کی تیسری دلیل اور بھی ردی ہے۔ کہ خداوند اور رسولوں سے طلاق کی ممانعت کی ہے اس لئے ایک سے زیادہ بیویوں والا کسی بیوی کو طلاق نہیں دے سکتا اور لازمی ہے کہ ان سب کو بپتسمہ دیا جاوے۔ کثرت ازدواجی کے حامیوں کا ممانعت طلاق پر بڑا زور ہے۔ اس لئے ہم بھی اس پر اچھی طرح غور کرتے ہیں؛

(الف)، توریت اور انجیل کے رو سے پہلی بیوی

* یاد ہے کہ یہہ قرنتہ کے عیسائیوں کو لکھا تھا جہاں کے لوگ ہر قسم کی عیاشی میں مشہور تھے۔

* الہام کے لئے عصمت لازمی نہیں ہے ۔

کو طلاق دینے کی قطعی ممانعت ہے۔ یعنے سوا زناکاری کے اور کسی سبب سے طلاق ناجائز ہے اور اس لئے پہلی بیوی کے حین حیات موجودگی میں جو زاید بیویاں کی جاتی ہیں وہ زناکاری ہے اور ساتویں حکم کی عدولی ہے اور اخلاقی گناہ ہے۔

حکم یہہ ہے (متی ۱۹ : ۴-۶) جس نے انہیں بنایا اُس نے ابتدا ہی سے انہیں مرد اور عورت بناکر کہا کہ اس سبب سے مرد اپنے ماباپ سے جدا ہو جائیگا اور اپنی بیوی کے ساتھہ ملا رہیگا۔ اور وے دونوں ایک جسم ہو جائینگے۔ پھر وہ دو نہیں بلکہ ایک جسم ہیں۔ پس جسے خدا نے جوڑا ہے اُسے آدمی جُدا نہ کرے۔

منکوحہ حالت کی بابت یہہ عالمگیر قانون مقرر ہوا تھا۔ ایک مرد اور ایک عورت کا جوڑا ہو۔ اور وہ دونوں ایک تن قرار دیئے گئے۔ تیسرے شخص کا دخل خارج ہے۔ اور یہہ جوڑا برابر قائم رہنے کا حکم ہوا جدائی منع گئی۔

اس جوڑے کو خداوند مسیح نے قائم رکھا اور سوائے زناکاری کے طلاق اور دوسری بیوی کی نسبت یہہ فتویٰ دیا کہ ”جو کوئی اپنی بیوی کو زناکاری کے سوا کسی اور سبب سے چھوڑ دے اور دوسری سے بیاہ کرے وہ زنا کرتا ہے اور جو کوئی اُس چھوڑی ہوئی سے بیاہ کرے وہ بھی زنا کرتا ہے“۔ (آیت ۹) اس میں سوا زناکاری کے کسی اور سبب سے پہلی عورت کو چھوڑنے کی قطعی ممانعت ہے۔ پر اگر آدمی چھوڑدے اور دوسری سے بیاہ کرے تو زناکار ٹھہرایا گیا ہے۔ اور اگر اس چھوڑی ہوئی عورت سے کوئی اور آدمی بیاہ کرے تو وہ بھی زناکار ٹھہرایا گیا ہے۔ مگر انکو کیوں زناکار ٹھہرایا گیا؟ بیوی کو فقط چھوڑ دینے میں تو کوئی زناکاری نہیں ہو سکتی۔ پھر آدمی کو کیوں زناکار کہا ہے؟ اس لئے کہا کہ وہ عورت ہنوز اسکی کی بیوی ہے۔ وہ بیوی ہونے کا حق بدستور رکھتی ہے اس لئے اسکی موجودگی میں دوسری عورت سے بیاہ کرنا بیاہ نہیں زناکاری قرار دیا ہے البتہ اگر عورت زناکاری کے سبب سے چھوڑی جائے تو یہہ طلاق حق طلاق ہے۔ اور ایسے طلاق کے بعد اگر آدمی کسی اور عورت سے بیاہ کرے تو اُسکو زناکاری نہیں کہا ہے۔ پس معاملہ بالکل صاف ہو کہ پہلی بیوی کو طلاق دینا منع ہے اور اس کی موجودگی میں دوسری بیوی کرنا زناکاری ہے اور اس لئے ناجائز ہے ساتویں حکم کی عدولی اور اخلاقی گناہ ہے۔ یہہ بھی یاد رہے کہ زناکاری کے سبب طلاق پر بھی فقط ایک ہی عورت سے بیاہ کرنا جائز ہے کئی ایک سے نہیں۔ غرضیکہ مسیح کے الفاظ طلاق کو سوائے ایک صورت کے منع کرتے اور کثرت ازدواجی کو زناکاری ٹھہراتے ہیں جب تک آدمی ساری زاید عورتیں جو اولاد یا عیش کی خاطر کی گئی تھیں ترک نہ کرے وہ زناکاری کی حالت میں رہتا ہے۔ اور اُس کو بپتسمہ دینا سراسر بیجا ہے۔ پادری صاحبان ایسے آدمی کو مسیح کی کلیسیا میں کیونکر شامل کر سکتے جس پر خداوند نے صاف فتویٰ دے دیا ہے۔

(ب) باقی رہی یہہ بات کہ بہت بیویوں والے کو مجبور کرنا کہ سوائے پہلی کے باقیوں کو چھوڑ دے تو یہہ اُن عورتوں پر بڑا ظلم ہوگا اور اگر ان کے بچے ہوں تو اور بھی مشکل ہوگا اس لئے بپتسمہ کے ذریعہ اُن سب کو سنبھالنا چاہیے۔

اس صلاح میں ہمدردی تو بے شک پائی جاتی ہے مگر دین عیسوی کا منشا یہہ ہے کہ لوگوں کو گناہ سے روکے اور پاک بنائے۔ اور اس لئے چوروں اور جھوٹوں اور لالچیوں اور بت پرستوں سے ان گناہوں کو ترک کرنے کا اقرار کروایا جاتا ہے۔ تو کیا زناکار سے ترک زنا کی شرط مطلوب نہیں ہے؟ ہم خوب سمجھ چکے کہ زیادہ بیویوں والا آدمی پہلی بیوی کے سوائے اور سب کے ساتھہ زناکاری کی حالت میں ہے لہذا کلیسیا پر فرض ہے کہ خداوند کے قانون کے بموجب ایسے متلاشی کو اس بری حالت میں سے نکلنے کی تاکید کرے نہ کہ رعایت کرے۔ خداوند کے قانون سے شاگرد بھی حیران ہوئے تھے مگر اس نے اس میں سے کچھ کم نہ کیا۔ اس لئے ہم بھی مہربانی کرنے کے شوق میں سچائی کا خون نہ کریں۔ اور پہلی بیوی کا پورا حق اس کو دلا دیں۔

ناجائز بیویوں کو طلاق دینے کی بڑی بھاری مثال عہد عتیق میں بیان ہوئی ہے جو خدا کے حکم سے وقوع میں آئی تھی گو وہ طلاق کردہ عورتوں اور بچوں پر بڑا تشدد تھا۔ سو معلوم ہووے کہ بابل والی اسیری کے ایام میں اسرائیلی لوگوں اور ان کے کاہنوں اور لاویوں نے غیر قوم عورتوں سے شادیاں کری تھیں۔ لیکن بعد اُس کے بحالی کے دنوں میں عزرا کے سمجھانے سے لوگوں نے خدا کے ساتھہ یہہ عہد کیا کہ ”آؤ ہم اپنے خدا کے ساتھہ عہد باندھ کے ساری اجنبی رنڈیوں کو اور انکی اولاد کو اپنے مخدوم کی اور انکی صلاح کے مطابق جو ہمارے خدا کے حکم کے باعث تھرتھراتے ہیں طلاق دیویں اور یہہ کام چاہیے کہ شریعت کے موافق ہووے“ (عزرا ۱۰ : ۳) اور مقابلہ کرو خروج ۳۴ : ۱۱-۲۷۔ آیت منقولہ کے آخری فقرے سے معلوم ہوتا ہے کہ جب کلیسیا کے لوگ خدا کے احکام کے لئے غیرت مند ہوتے ہیں تو وہ اسکی پوری تعمیل کرنے اور کروانے پر آمادہ ہوتے ہیں اور تکلیفوں کی پرواہ نہیں کرتے۔ جب اہل اسرائیل نے دیکھا کہ ہم نے خدا کے حکم کے برخلاف اجنبی عورتوں کو

کرلیا تھا تو اُن کو طلاق دینے پر آمادہ ہوئے اور دیدیا۔ اسی طرح دنیا کے لوگ جو خدا کے حکم کے برخلاف چلتے ہیں حالانکہ اپنی سمجھ میں یا اپنے پُرانے طریقوں کے مطابق ٹھیک کر رہے ہیں اگر اُن میں سے کوئی موقع پاوے کہ خدا کے حکموں کو پہچانے تو اُس کو خداوند کی شریعت بتلانی چاہئے اور اس کے مطابق عمل طلب کرنا چاہئے۔ اور یہہ نہیں کرنا چاہئے کہ عیسویت کے اصول کو چھوڑ کر کلیسیا خدا کے کلام کے مخالف رواجوں کو اختیار کرے۔ جو فی النفسہ بُرے نتیجوں سے پُر ہیں۔ جیسے کثرت ازدواجی۔

(ج) اسی طرح پولوس رسول بھی ساری زاید عورتوں کو آدمی پر سے جھاڑ دیتا ہے جب فرماتا ہے کہ "حرامکاری سے بچ رہنے کو ہر مرد اپنی جورو اور ہر عورت اپنا خصم رکھے وغیرہ (اقرنتیوں ۷: ۲ و ۳) کسی زیادہ بیویوں والے کی رعایت نہیں کرتا ہے۔ اور پھر فرماتا ہے کہ بیوی اپنے بدن کی مختار نہیں بلکہ شوہر مختار ہے۔ اسیطرح شوہر بھی اپنے بدن کا مختار نہیں بلکہ بیوی" (آیت ۴) یہہ اس بات کی دلیل ہے کہ کیوں ہر مرد اپنی عورت رکھے اور ہر عورت اپنا خصم رکھے۔ اس دلیل سے جیسا مفسر دہتی صاحب لکھتے ہیں ایک سے زیادہ بیویاں کرنا یا رکھنا باطل ہوتا ہے۔ کیونکہ اگر آدمی اپنے بدن کا مختار نہیں ہے تو وہ کسی دوسری کو اُس پر مختاری نہیں دے سکتا یعنے دوسری کو بیاہ نہیں سکتا"۔ جیسا کہ عورت بھی اپنے بدن کی مختار نہیں ہے کہ دوسرے مرد سے ہم آغوش ہو۔ کثرت ازدواجی کے برخلاف یہہ سخت بندش ہے کسی تاویل سے ٹل نہیں سکتی۔

اور یاد رہے کہ اس حکم میں صرف یہی منع نہیں ہے کہ آدمی ایک سے زیادہ عورتیں نہ کرے بلکہ بیشتر یہہ مناہی ہے کہ ایک سے زیادہ عورتیں نہ رکھے۔ اس حال میں اگر عیسائی ہونے سے پہلے زیادہ تھیں تو اُن کو چھوڑنا لازمی ہے کیونکہ بموجب اصول بیاہ کے وہ زاید عورتیں پہلی بیوی کے حق میں دست اندازی کرنے کی مجاز نہیں تھیں۔

(د)۔ اب اتمطہ ۳: ۲ کی تشریح کے لئے راہ صاف معلوم ہوتی ہے۔ اس آیت کے صحیح معنے وہی ہوسکتے ہیں جو انجیل کے اور مقامات کے ساتھہ میل کھاویں۔ انجیل میں ہم بہت بیویوں والے آدمی کا کوئی ذکر نہیں پاتے ہیں اور نہ ایسوں کے لئے کوئی نصیحت آئی ہے۔ لیکن فقط ایک بیوی کی ہدایت ہے اور ایک بیوی والے کو نصیحت ہے۔ اور اس کا سبب تھا۔ رومیوں اور یونانیوں میں کثرت ازدواجی قانوناً منع تھی اور یہودیہ میں بھی اسیری کے بعد سے اس کا رواج معدوم ہو گیا تھا۔ اور کلیسیا میں بھی ایک ہی بیوی والے غیر قوم کو شامل کرنے کا رواج تھا۔ دیکھو اقرنتیوں ۷: ۱۲ اور ۱۳ "اگر کسی بھائی کی بیوی بے ایمان ہو اور اُس کے ساتھہ رہنے کو راضی ہو تو وہ اُس کو نہ چھوڑے" وغیرہ۔ مگر دیکھو آیت ۱۵ جسمیں طلاق کی ایک مجبوری صورت بتلائی ہے البتہ طلاق کا رواج تھا اور اسی لئے خداوند نے ایک جورو والا ابتدائی قانون پیش کرکے طلاق کی ممانعت کر دی اور طلاق بھی اس قسم کا رائج تھا کہ آدمی ہر سبب سے اپنی بیوی کو چھوڑ کر دوسری کر لیتا تھا۔ (متی ۱۹: ۳-۹) لہذا اتمطاوس ۳: ۲ میں یا تو اس بھاری عیب کی طرف اشارہ ہے جب کہا کہ نگہبان ایک بیوی کا شوہر ہونا چاہیے۔" یعنے ایسا آدمی نہ ہو جو بیویاں بدل چکا ہو۔ اور یا اُس مجبوری طلاق کی طرف ہے جسکی اقرنتیوں ۷: ۱۵ میں اجازت پائی جاتی ہے۔ مگر نو مریدوں کی کثرت ازدواجی کے جواز کی طرف ہرگز اشارہ نہیں ہوسکتا یعنے نگہبان ایسا ہو جس نے اس طرح ایک بیوی کو نہ چھوڑا ہو بلکہ شروع سے ایک ہی رکھی ہو۔

پھر دوسری صدی عیسوی میں رہبانیت کے خیال کے رواج کے سبب اتمطہ ۳: ۲ کے یہہ معنے ہونے لگے تھے کہ نگہبان رنڈوا ہونے کے بعد پھر بیاہ نہ کرے*۔ اور رفتہ رفتہ یہہ خیال جم گیا کہ بشپ وہی بنے جس نے کبھی بیاہ نہ کیا ہو اور نہ کرے۔ مگر اس آیت میں یہہ ممانعت نہیں پائی جاتی اور جس حال کہ زندگی کی ایک حالت میں نگہبان بیوی والا ہو سکتا ہے تو رنڈوا ہو کر پھر بیوی والا ہونے میں رہبانیت کو کیا خلل ہو سکتا ہے۔ اور یاد رہے کہ رہبانیت دین عیسوی کی تعلیم بھی نہیں ہے۔

سوم ایک سے زیادہ بیوی والے کو کلیسیا میں ممبر قبول کرنے سے لاحل دقتیں پیدا ہونگی (۱) یہہ کہ اگر ایک سے زیادہ بیوی والے غیر قوم کو بھی کلیسیا میں شامل کر لینا مناسب ہے تو اگر کوئی عیسائی ہونے کے بعد ایک سے زیادہ عورتیں کرے تو اس کو کیوں کلیسیا سے خارج یا ملک بدر کیا جاوے۔ موخر نے کیا برائی کی جو مقدم میں نہیں۔ کچھہ نہیں۔ دونوں کا حال یکسان ہے۔ اگر عیسائی نے جان بوجھ کر ایسا گناہ کیا تو متلاشی کا پادری صاحبان نے دیدہ دانستہ زناکاری کے گناہ میں رہنا منظور کیا۔ اور اس حال میں اگر متلاشی کو معافی ہے تو پادریوں کو ملک بدر کی سزا ملنی چاہئے۔ اور ان کے پیچھے اُس متلاشی نووارد کو بھی چک کرایا جا سکتا ہے۔

(۲) یہہ رواج عیسائیوں کو کثرت ازدواجی کے گناہ میں پڑنے سے روک نہیں سکتا۔ ملک بدر کئے جانے کی سزا کے ڈر سے وہ مارمن بن جائینگے۔ لیکن اس رواج کی رو سے خدا کے گنہگار تو نہیں ٹھہرینگے!!!

* کلیسیا کے کئی ایک قدیم علما اس خیال کے حامی تھے جیسے اتھنیاگورس۔ جسٹن۔ ٹرٹلی ان۔

(۳) وہ جو ایسے رواج کو خدا کے کلام کی رو سے گناہ نا جائز کرتے ہیں اس کلیسیا کو ترک کر دینگے۔

(۴) محمد صاحب کی اس اجازت کو کہ دو دو یا تین تین یا چار چار عورتیں کر لو جو انہوں نے اہل عرب کی خاطر دے دی تھی آجکل کے پادری صاحبان کے اصول کی رو سے مناسب ماننا پڑیگا جو کہتے ہیں کہ ایسی جانوں کو بچانے کی خاطر انکو بپتسمہ دینا مناسب ہے۔ ایسی ہی خاطرداری ضلع کوٹ گڈھ اور اس کے اطراف کے پہاڑی لوگوں کی بھی کرنی پڑیگی جن میں نہ صرف کثرت ازدواجی کا رواج ہے بلکہ ایک عورت دو دو یا تین تین یا چار چار پانچ شوہر رکھتی ہے۔ ایسی عورت اور اس کے سارے خاوندوں کو بپتسمہ دینا مناسب ہوگا تاکہ بہت خصموں والی عورت نجات سے باہر نہ رہ جائے۔ کیونکہ حامیان کثرت ازدواجی کی تفسیر کے مطابق جسطرح ۱ تمطاؤس ۳: ۲ سے بہت بیویوں والے کو بپتسمہ دینے کی پروانگی اخذ کی گئی ہے اسی طرح ۱ تمطاؤس ۵: ۹ سے کئی ایک ہم عصر خصموں والی عورت کو بھی بپتسمہ دینے کی صلاح مل سکتی ہے اور یوں بظاہر ان سب کی نجات محفوظ ہو سکتی ہے حالانکہ امر متنازع یہی ہے کہ ایسی زناکاری کی حالتوں میں رہنے والے آدمی یا عورتیں نجات کی مستحق ہو سکتی ہیں یا۔ ایسی خاطرداریوں کو مستثنی کرنا خداوند اور اس کے رسولوں کا کام تھا ہمارا نہیں ہے۔ اگر انجیلی شرع نہ ہوتی تو ہم بھی اس خیراندیشی میں شامل ہوتے۔ لیکن چونکہ انجیل ہے اس لئے اس کے قانون کو کسی کی خاطر ملتوی کرنا ناجائز جانتے ہیں اور ایسے لوگوں کو جو ایسی زناکاری کو نہ چھوڑیں بپتسمہ دینا کلام اللہ کی رو سے سراسر ناجائز قرار دیتے ہیں

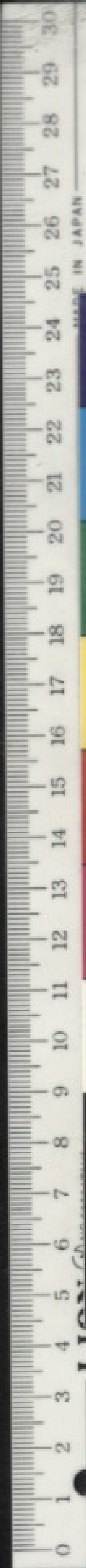
راقم

بابو بی۔ ایل۔ ٹھاکر داس (از لاہور) ۔

المسیح کا عشق ع ۷

اپنے آپکو خالی کر دیا۔ اور خادم کی صورت اختیار کی

زمانہ حال کی خونخوار لڑائی جو مابین جاپان اور روس کے اقصائے مشرق ہو رہی تھی جہاں ہزاروں کے کھیت پڑے۔ بڑے بہادر اور جری افسر اور سورمے جوان توپ و تفنگ کا لقمہ ہوئے جنکی بابت چند روز بعد کسی کو خیال بھی نہ رہیگا۔ کہ کون تھے۔ اور کیا ہوئے۔ اسی موقعہ پر محبت کا ایسا عجیب واقعہ گذرا ہے۔ جسکی یاد صفحۂ روزگار اور اوراق تاریخ سے ہرگز مٹنے والی نہیں۔ جن دنوں جاپان نے پورٹ آرتھر کا محاصرہ کیا ہوا تھا اور جان توڑ کوششوں سے مقابلہ ہو رہا تھا۔ روس کی طرف سے ایک پلٹن شہر ماسکو سے منچوریہ کو بھیجی گئی جس کا کپتان ایک نہایت خوشرو۔ عالی خاندان۔ والا دودمان۔ جری جوان تھا اس کے ساتھ ماسکو ہی سے ایک جوان نوعمر کوئی ۱۸۔۲۰ برس کا سن نہایت خوشرو نازک اندام خدمتگار گیا۔ کچھ دن تو یہ پلٹن منچوریا میں ٹھہری پھر اسکو پورٹ آرتھر جانے کا حکم ہوا۔ وہاں تو دن رات آگ برس رہی تھی۔ اس جان نثار خدمتگار نے اس برستی آگ میں بھی اپنے کپتان کا ساتھ نہ چھوڑا ناگہان ایک دن جاپانیوں کی طرف سے ایک گولہ خدمتگار کی ٹانگ پر لگا۔ جس سے وہ سخت زخمی ہو گیا۔ فوراً اسکو جنگی ہسپتال میں لے گئے وہاں پہنچکر اس خدمتگار کا عجیب راز کھلا۔ وہ بجائے ایک جوان مرد کے جوان عورت معلوم ہوئی۔ اس حالت سے سبکو سخت حیرت ہوئی۔ آخر اس سے دریافت کیا گیا۔ کہ اس تبدیل ہیئت اور بھیس بدلنے کی وجہ کیا ہے۔ اس نے بیان کیا۔ کہ میں اپنے مالک کپتان پر عاشق ہوں۔ جب ہم وطن میں تھے۔ تو میں نے اس سے شادی کرنے کی کوشش کی۔ اور بہت زور مارا۔ لیکن کپتان نے منظور نہ کیا۔ لیکن اس کا عشق مجھ پر ایسا غالب تھا کہ لحظہ بھر کے واسطے اسکی جدائی میرے واسطے شاق تھی جب اسکی پلٹن کو اس لڑائی پر آنے کا حکم ہوا۔ تو چونکہ کسی طرح اسکی جدائی مجھے گوارہ نہ تھی۔ میں اسکی صورت دیکھکر جیتی تھی۔ اس حکم نے مجھکو سخت مصیبت میں گرفتار کر دیا۔ تب میں نے بھیس بدلکر اس کی خدمتگاری اختیار کر لی۔ لیکن اس کو معلوم نہ ہوا۔ کہ میں وہی اس کی عاشق ہوں۔ یوں میں اس کے ساتھ چلی آئی۔ محبت ہی نے مجھکو اس درجہ تک پہنچا دیا۔ میں بہت خوش ہوں۔ کہ اس کے بجائے میری جان پر صدمہ پہنچا ہے۔ اور وہ سلامت ہے۔ اس تمام حال کی خبر کپتان کو دی گئی چونکہ وہ بھی اس ماجرے سے بالکل بے خبر تھا۔ سنکر نہایت حیران ہوا۔ فوراً ہسپتال میں اس کے دیکھنے کو آیا۔ کپتان کو دیکھکر مریضہ کی جان میں تازگی آگئی۔ تب سب لوگوں نے کپتان سے بہت عرض کی ایسی جان نثار کی مراد پوری کرنی چاہیئے۔ مگر کپتان نے پھر بھی انکار کیا۔ کیونکہ بعض معاملات خاندانی شرافت اور اعزازی حالت کے ایسے تھے۔ کہ کپتان اس سے شادی نہ کر سکتا تھا۔ کپتان کو اگرچہ بہت کہا گیا۔ مگر اس نے ایک نہ مانی۔ اور ہسپتال سے چلا آیا۔ اس کشتۂ محبت نے جب اس کے انکار کی خبر سنی۔ تو خبر گویا اس کے واسطے پیام اجل تھی۔ وہ اس کی اس بے اعتنائی کی برداشت نہ کر سکی۔ ایک ہی آہ میں جان ہوا ہو گئی۔ دم چھوڑ دیا۔ جب اس شہید محبت کی خبر کپتان کو ملی۔ اور اگرچہ وہ اس کو جام وصال پلانے سے انکاری تھا۔ مگر محبت اپنی مقناطیسی تاثیر پورے طور پر اس کے دل پر کر چکی تھی۔ اب اس شہید محبت کا جادو ایسا اس کے سر پر سوار ہوا۔ کہ وہ دیوانہ سا





ہوگیا۔ اور ناگہ بعضت بوجہ معلوم ہونے لگی جھٹ بندوق سے گولی مار کر خودکشی کرکے فیصلہ کردیا۔

اس محبت کے عجیب واقعہ کو ایک عالم حیرت و تعجب کی نگاہ سے دیکھ رہا ہے۔ اور جذبہ محبت اور عشق کی غایت پر حیران ہے۔ مگر یہہ تو اس دنیا کی ناکامل محبت کا صرف ایک کرشمہ ہے۔ کہیں اس الٰہی عشق اور کامل محبت کے کرشمے اس سے ہزار ہا درجہ عجیب و غریب ہیں۔ ایسے کہ انکی مثال دنیا میں ملنی نہ صرف مشکل بلکہ محال ہے۔

جبکہ بنی آدم نے دنیا کی عزت و محبت کے باعث الٰہی محبت کو منظور نہ کیا۔ اور کسی طرح اُس کی تابعداری پسند نہ کی۔ تب باری تعالیٰ بھیس بدلکر ابن مریم کی صورت میں ہمارے درمیان آکر رہا۔ وہ نہ صرف ہمارا خدمتگار اور اردلی ہی بنا بلکہ خادم اور غلام بنا۔ وہ خود فرماتا ہے کہ میں تمہارے درمیان خدمتگار کی مانند ہوں۔ ابن آدم خدمت کرنے کے واسطے آیا۔ خدمت لینے کو نہیں آیا۔ اُس نے آپکو خالی کردیا اور خادم کی صورت اختیار کی۔ اور انسانوں کے مشابہ ہوگیا۔ اور انسانی شکل میں ظاہر ہوکر اپنے آپ کو پست کیا۔ لیکن ہائے افسوس کہ دنیا نے اُسکو نہ پہچانا۔ ہماری آنکھوں پر خودی کا پردہ پڑا رہا۔ ۔ ۵

مطلع دلپہ میرے چھائی تھی نہ نگار خودی
چاند بدلی میں چھپا تھا مجھے معلوم نہ تھا

وہ اپنوں پاس آیا۔ اور اپنوں نے اُسے قبول نہ کیا۔ اُس ابدی عشق کی بدولت جو وہ ہم سے رکھتا تھا۔ ہر طرح کی ذلت اُس نے قبول کی۔ آسمان کو چھوڑا عالم علوی سے عالم سفلی میں آیا۔ چرنی میں مقیم ہوا۔ ادھر اُدھر مارا مارا پھرا۔ اُسے سر رکھنے کو جگہ نہ ملی ہم نے اس کی کچھ قدر نہ جانی اُس کو اس روحانی جنگ میں جو ہمارے لئے تھی۔ سینہ سپر ہونا پڑا دن رات دشمن سے سخت مقابلہ کرنا پڑا۔ اور ہمارے دائی طبیعت اور سخت کوششوں سے دن رات اپنی محبت کا ثبوت دیتا رہا۔ اور جیسا کہ یسعیاہ پیغمبر نے اپنے صحیفہ کے باب ۵۳ میں تحریر فرمایا ہے کہ اُس نے ہماری ماندگیاں اٹھا لیں۔ ہمارے دکھوں کا بوجھ اپنے اوپر لیا۔ وہ گویا خدا کا مارا کوٹا تھا۔ اس کی صورت کی ہم نے تحقیر کی اُس کی ڈیل ڈول اور خوبی ہماری آنکھوں میں نہ جچی اُس نے اپنے آپ کو موت بلکہ صلیبی موت تک فرمانبردار اور وفادار ثابت کیا۔ جب وہ اس حالت تک پہنچا یعنے جب اس نے اپنا عشق گنہگار انسان کو ابدی عذاب سے بچانے کے لئے اس درجہ تک ظاہر کیا۔ تو دشمن بھی انگشت بدندان ہوکر قایل ہوئے کہ بیشک یہہ خدا کا بیٹا تھا اور وہ اپنے ہی اٹھنے سے خدا کا بیٹا ثابت ہوا۔ یہہ سب کچھ اس کے ابدی عشق کا کرشمہ ہے۔ جس نے اُس کو آرام نہ لینے دیا۔ لیکن وائے برحال ما۔ کہ ہماری طرف سے برابر بے اعتنائی اور بے پرواہی ہی رہی۔ پطرس کی طرح ہر وقت یہی کہنے کو تیار ہوگئے۔ کہ میں اسکو نہیں جانتا ؎

ہزارہا اشخاص ایسے ہیں جو مذکورہ کپتان کی نیئ خاندانی شرافت۔ عزت۔ نام اور دنیا کے باعث اُس جان نثار الٰہی محبوب کے قبول کرنے کو تیار نہیں۔ یوں تو جب اُس کی بے مثل محبت دیکھتے ہیں۔ تو دلمیں قایل تو ہوتے ہیں۔ مگر دنیا کے باعث اُس سے محبت و دوستی کا رشتہ پیدا نہیں کرتے۔ اُس کا اقرار کرنے سے جی چراتے ہیں۔ پردہ میں اُس سے فیض پانے کو تو راضی ہیں۔ نقودیمس کی طرح رات کو اُس کے پاس آتے ہیں۔ اُس سے خدمت لئے جاتے ہیں۔ برہمو صاحبان کی طرح ہر طرح کا روحانی فیض اُس سے حاصل کرتے ہیں۔ مگر اقرار کی صلیب نہیں اٹھاتے۔ کیونکہ اُس کے اقرار سے انکو تمام تعلقات جو دنیوی محبت اور عشق کی وجہ سے قایم ہیں۔ ترک کرنے پڑتے ہیں۔ گویا سبکو چھوڑکر ایک کا ہونا پڑتا ہے۔ اور یہہ ان سے نہیں ہوسکتا ایسے لوگوں کے حال پر افسوس ہے۔ کہ آخر کو مسطورہ کپتان کی طرح خودکشی یعنے حرام کی موت قبول کرتے ہیں جبکہ قبولیت کا وقت ہے۔ اور نجات کا دن ہے۔ تو اُسے اپنا شوہر۔ مالک۔ نبی قبول نہیں کرتے آخر کو ایسوں کے واسطے ندامت ہے۔ وہ ابدالآباد حقیقی محبوب کے دیدار سے محروم رہینگے۔

ممالک مغربی شمالی کی ریاست تاجپور کے مسیحی رئیس نے اپنے بیچ کے مسیحی ملازموں کے پاؤں دھوئے۔ اس کام کو سب نے تعجب کی نگاہ سے دیکھا۔ کہ ایسے بڑے درجے کے رئیس نے سب سے کمینے درجہ کے خادم کا کمینہ کام پاؤں دھونے کا کیا۔ اور یہہ کام اسکی محبت اور فروتنی سے منسوب کیا گیا۔ جب اس کے مقابلہ پر سلطان السلاطین آسمان و زمین کے مالک المسیح کی شان و عظمت کا خیال کرتے ہیں تو تاجپور کے رئیس کی اس کے سامنے کیا ہستی ہے بالکل موہوم سی معلوم ہوتی ہے۔ لیکن جب اُس کی فروتنی اور محبت کی خدمت کو دیکھتے ہیں۔ تو ہوش اُڑ جاتے ہیں۔ اُن سب خدمات کے علاوہ جو اُس نے بنی آدم کے روحانی فائدہ کیواسطے کیں۔ پاؤں دھونے کی کمینی خدمت کا اختیار کرنا ہمارے متن کی آیت کا پورا ثبوت اور حل ہے۔ جیسا مقدس انجیل یوحنا باب ۱۳۔ آیت ۳ سے ۱۱ تک میں مرقوم ہے۔

یسوع یہہ جانکر کہ باپ نے سب چیزیں میرے ہاتھ میں دی ہیں۔ اور میں خدا کے پاس سے آیا اور خدا کے پاس جاتا ہوں۔ کھانے سے اٹھا۔ اور اپنے کپڑے اُتار کر رکھدئے۔ اور رومال لیکر اپنی کمر میں باندھا۔ بعد اس کے ایک برتن میں پانی ڈھالا اور شاگردوں کے پاؤں دھوئے اور اس رومال سے جو کمر میں بندھا تھا۔ پونچھنے لگا۔ پھر وہ شمعون پطرس تک آیا۔ تب

اُس نے اس سے کہا۔ اے خداوند تو میرے پاؤں دھوتا ہے؟ یسوع نے جواب میں اس سے کہا۔ جو کچھ میں کرتا ہوں تو اب نہیں جانتا۔ پر بعد اس کے جانے گا۔ پطرس نے اس سے کہا۔ کہ آپ میرے پاؤں کبھی نہ دھوئیں۔ یسوع نے اُسے جواب دیا اگر میں تجھے نہ دھوؤں۔ تو میرے ساتھ تیرا حصہ نہ ہوگا .... جب وہ اُن کے پاؤں دھو چکا۔ اور اپنے کپڑے پہن لئے تھے۔ تو بیٹھکر اُنہیں کہا۔ آیا!! تم جانتے ہو۔ کہ میں نے تم سے کیا کیا۔ تم مجھے استاد اور خداوند کہا کرتے ہو۔ تم خوب کہتے ہو کیونکہ میں ہوں۔ پس جبکہ مجھ استاد اور خداوند نے تمہارے پاؤں دھوئے۔ تو تمہیں بھی لازم ہے۔ کہ ایک دوسرے کے پاؤں دھوؤ۔ یعنے محبت کر ایک دوسرے کے خادم بنو۔ اس سے بڑھکر۔ فروتنی خاکساری۔ خود انکاری کا نمونہ تواریخ عالم میں نظر نہیں آتا۔ سچ ہے۔ کہ

اُس نے خادم کی صورت پکڑی، اور خدمتگار بنا۔
اور یہہ اس کے سچے عشق کا سچا ثبوت ہے۔

از خیالات واعظ

چینی لونڈی

شیر اور جنازہ

ہو چندروز کے لئے کسی کام پر کہیں چلا گیا۔ وہ شاذو نادر ہی زیادہ دنوں کے لئے گھر سے غیر حاضر ہوتا تھا۔ لیکن جب کبھی وہ باہر جاتا تھا تو اس کی بیوی کئی گھنٹے پڑوسیوں کے گھر میں بسر کیا کرتی تھی ہو گو واپس آکر جب معلوم ہوتا کہ وہ گھر سے باہر رہی ہے تو وہ اگر اُسکو مار پیٹ نہ کرتا تو لعن طعن تو ضرور کیا کرتا تھا ہو کا حال بھی دنیا کے تمام بزدلوں کا سا تھا کہ وہ انکو مارنے کے لئے تیار رہتا تھا جنکی نسبت وہ جانتا تھا کہ مقابلے میں ہاتھ نہ اٹھاوینگے۔

اس کے واپس آنے سے دو یا تین روز پیشتر جب لنگ سو کھیت کو گئی ہوئی تھی اور لیان کشیدہ کاڑھنے میں مشغول تھی۔ ہو سو دن بھر کے لئے ایک پڑوسن کے گھر چلی گئی۔ موسم بہت گرم تھا۔ بجائے کمرے میں بیٹھنے کے دو عورتیں صحن میں جا بیٹھیں ایک اور عورت بھی اسی جگہ آگئی۔ اُس نے کہا کہ آؤ ہم گری ہوئی فصیل کے پاس جا بیٹھیں کیونکہ وہاں کسی قدر ٹھنڈا ہے اور باہر کی ہوا آتی ہے۔

سورج کے غروب ہونے تک وہ تینوں وہاں بیٹھی ہوئی باتیں کرتی رہیں کہیں اچانک انہیں سے ایک جس کا منہ گری ہوئی دیوار کی طرف تھا چلا اٹھی ہا! شو! ہا! سو! شیر! بھاگو۔ شیر! بھاگو شیر آہستہ آہستہ چپکے سے ٹوٹی ہوئی دیوار میں سے اندر گھس آیا اور عورتوں کو بھاگنے کا موقعہ نہ ملا کہ وہ ہو سو پر جو سب سے نزدیک تھی کودا اور اپنے اگلے پنجے اُس کے کاندھوں میں چبھو کر اس کو زمین پر گرا دیا اور زور کی گرج مار کر اس کو دانتوں سے پکڑ لیا اور جس راستے سے آیا تھا اس سے واپس بھاگ گیا۔ بے چاری درد اور ڈر کے سبب چلاتی اور بچنے کی کشمکش کرتی تھی لیکن تھوڑی ہی دیر کے بعد اس کی کشمکش اور چیخ بند ہو گئی ایسا معلوم ہوا کہ یا تو وہ بے ہوش ہو گئی تھی یا اس جھٹکے نے جو شیر یا بلی کی قسم کے جانور اپنے شکار کو دیا کرتے ہیں اس کو کشمکش کرنے یا چلانے کے نا قابل بنا دیا ✤ باقی آئندہ

اشتہار دنگل

تمام پہلوان لوگوں کو اس نوٹس سے ظاہر کرتے ہیں آتا ہے کہ بڑوا ہا مقام پر ساون میں دو دنگل چھ چھ مہینہ سے ہمیشہ ہوا کریں گے ایک ساون ناگ پنچمی کا تاریخ ۲۶ جولائی سے تاریخ ۴ اگست و دوسرا پھاگن رنگ پنچمی کا تاریخ ۴ مارچ سے تاریخ ۱۴ مارچ تک سرپونت مہاراجہ صاحب کے سامنے ہوا کریں گے ہر ایک پہلوان کو انکے مقدور موافق کم سے کم انعام ۴ روپیہ و سب سے بڑا انعام ایکہزار روپیہ تک دیا جائیگا جن پہلوانوں کو کشتی کے واسطے آنا ہو وا انہوں نے بڑوا ہا مقام اوپر لکھی تاریخ پر حاضر ہونا چاہیے یہہ مقام بڑوا ہا راجپوتانہ مالوہ ریلوے کا اشٹیشن ہے کھنڈوہ سے اکتالیس میل اوتر میں واندور سے سینتالیس میل دکن میں سری نربدا جی کے کنارے انکارجی کے پاس واقع ہے۔ جو اکہاڑے والے پہلوان اس نوٹس کو پاویں فوراً براہ مہربانی نزدیک کے پہلوانوں کو اطلاع کردیں فقط

اشتہار

انڈین سنڈے سکول یونین کا سالانہ امتحان امسال سوضہ ۱۴ جولائی کو ہوگا۔ امتحان کا مضمون ۱۹۰۰ء کی پہلی ششماہی کے سبقوں اور انکی سنہلی آیتوں میں سے ہوگا۔ اس امتحان میں ہند کا کوئی سنڈے سکول استاد یا طالب علم خواہ وہ مسیحی ہو خواہ غیر مسیحی شامل ہو سکتا ہے سوالوں کے پرچہ مختلف زبانوں میں تیار ہونگے تحریری امتحان دینے والوں کے پانچ فریق ہوں گے یعنے استادوں کا فریق۔ سینیئر طلبار کا فریق جن کی عمر اٹھارہ برس سے زیادہ ہو مڈل طلبا کا فریق جنکی عمر ۱۳ اور ۱۸ برسوں کے درمیان ہو۔ جونیئر فریق جنکی عمر ۱۳ سال سے کم ہو۔ علاوہ بریں جونیئر فریق والوں کا تقریری امتحان بھی ہو سکتا ہے۔ جو طلبار کامیاب ہوں گے انہیں سرٹیفکیٹ ملیگے پنجاب کے امیدواران میں سے اگر کوئی امیدوار کچھ



دریافت کرنا چاہے یا سوالوں کے پرچے لینا چاہئے وہ ۹ رجون سے پیشتر پادری فریڈرک جے نیوٹن صاحب جالندھر شہر سے دریافت کر سکتا ہے ٭

ضرورت

گراموفون باجے کے ساتھ رہنے اور شہروں میں لے جانے کے لئے ایک انگریزی دان مسیحی کی ضرورت ہے تنخواہ معقول دی جاوے گی درخواستیں پتہ ذیل پر بہت جلد آنی چاہئیں فقط

المشتہر

سموئیل ڈاکٹر شاہ حاجی پورہ شہر سیالکوٹ

اشتہار

جھنگ بار مشن کے لئے چند کارندوں کی ضرورت ہے
(۱) ایک اسسٹنٹ۔ سکولوں اور متفرق کام کے لئے مسیحی۔
(۲) دو مسیحی استاد دیہاتی سکولوں میں کام کرنے کے لئے۔
(۳) ایک استاد گوجرہ نائٹ سکول میں انگریزی اور اردو پڑھانے کیواسطے ہندو ہو یا مسلمان ہو ٭
(۴) دو مسیحی مناد علاقہ میں کام کرنے کے لئے ٭

تنخواہ انٹرنس پاس ۱۵ مڈل پاس کو ۱۰ پرائمری پاس کو ۶ الاونس اس سے الگ ہیں ایک سال کی آزمائش کے بعد مشن کے ساتھ پورا تعلق ہوگا اور منظوری کی نوکری ہو جاویگی۔ ترقی کا میدان وسیع ہوگا۔

درخواستیں حسب ذیل پتہ پر آنی چاہئیں ٭

المشتہر

وارث الدین۔ گوجرہ ضلع لائیل پور۔

مخزن مسیحی

یہ ایک پندرہ روزہ مسیحی پرچہ ہے جو رومن اردو اور انگریزی زبانوں میں مسیحی کارندوں کی خاطر شائع ہوتا ہے۔ اس کا مدعا ہے کہ بڑے بڑے مبشران انجیل اور کلیسیائی کارندوں کے قلم سے نکلے ہوئے مضامین کے ذریعہ سے مسیحی کارندوں کی علمی استعانت کرے۔ نیز مختلف مشن سٹیشنوں کی کلیسیائی خبریں اس میں خصوصاً درج ہوتی ہیں۔ سنڈے سکول اور کرسچن اینڈیور کے کاموں کے متعلق ہر قسم کی ضروری توجہ دی جاتی ہے

شرح چندہ کی حسب ذیل ہے

عوام سے		سالانہ
اگر تنخواہ پچاس روپیہ سے کم ہو	۸؍	"
" پچیس روپیہ سے کم ہو	۴؍	"
" پندرہ روپیہ سے کم ہو	۱۲؍	"
" نو روپیہ سے کم ہو	۸؍	"

نمونہ کا پرچہ درخواست پر روانہ کیا جاتا ہے۔ درخواستیں ذیل کے پتہ ہونی چاہئے ٭

پادری ای۔ جی بیگاڈ الموڑہ یو پی (صوبجات)

پریسبٹیرین بیوگان و یتامی کا فنڈ

یہ فنڈ ۱۸۵۳ء میں قائم ہوا ہے۔ تین سو سے زیادہ اشخاص اس میں شریک ہیں۔ ساٹھ سال کے عرصہ میں اس فنڈ کی طرف سے ۶۵ بیوگان اور خاندانوں کو ۷۰ ہزار روپیہ زیادہ ہے جو چندہ دہندگان سے وصول ہوا ہے اس وقت اس فنڈ میں چالیس ہزار پانسو روپیہ سے زیادہ خزانہ میں موجود ہے اس فنڈ کا نرخ کسی اور قسم کے

فنڈ سے بہار زان ہو ہندکا ہر ایک مسیحی مرد عورت اس فنڈ شامل ہو سکتا ہے۔ مرد نکو پہیر سالی میں مستورات کو بیوہ کی حالت میں اور بچوں کو یتیمی میں اس فنڈ سے پنشن ملتا ہے صرف ایک پیسہ کا کارڈ بھیجنے پر پراسپکٹس روانہ کر دیا جاتا ہے پادری والٹر جے کلارک صاحب ایم اے مینجنگ ڈائرکٹر لودھیانہ لاہور

ضرورت ۱/۱۲

میں نے سینیئر کیمبرج کے عہدہ سے استعفا دیکر ایونجلسٹ ورک متعلقہ چرچ مشنری سوسائٹی چھوڑ دیا ہے۔ جس غیر مشن میں میری خدمت خداوند کے لئے مطلوب ہو بولا لیویں کہ مجھے کام کی ضرورت ہے خط و کتابت پتہ ذیل پر ہو۔

منشی میر عالم خان مسیحی سنٹ جانس کالج لاہور

دستور العمل نور افشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ عہ معہ ضمیمہ ۳؍
قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک " ۳؍ ۱۱؍ " ۴؍
قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی ٭

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سالتمام
کالم کا آٹھواں حصہ	۳؍	۵؍	ے
چوتھائی کالم	۵؍	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	۱۲؍عہ
پورا کالم	عہ	۱۲؍عہ	۳
پورا صفحہ	۳	۵	۷

ایک دفعہ کیلئے فی سطر کالم ۲ر مابعد کے فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا ٭

(نوٹ) نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں

پادری۔ آر۔ ڈی۔ ٹرلیسی صاحب اڈیٹر صاحب و مینیجر نور افشاں کیواسطے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام دائلی برادرس کے چھپا

